ڈاکٹر نور احمد شاہتاز مبارک باد اور شکریے کے مستحق ہیں کہ انھوں نے اردو زبان میں ایک اہم خلا کو پر کیا اور قارئین کے لیے علمی، فکری اور فقہی دلچسپی کی ایک ایسی اہم کتاب تیار کی جو بہ یک وقت قانون اور تاریخ پاکستان کے طلبہ کے لیے مفید ہے۔ اصل میں یہ ایک تحقیقی مقالہ ہے جو کراچی یونی ورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے لیے تیار ہوا۔ اس لحاظ سے بھی یہ کتاب تحقیق کے طلبہ کے لیے راہنما ثابت ہوگی۔

کتاب کی طباعت و تجلید خاصی معیاری اور قیمت (۳۰۰ روپے) موزوں ہے۔ آغاز کتاب میں متعدد اصحاب علم کی فاضلانہ تقریظات ہیں جن میں کتاب کی مختلف خوبیوں کو اجاگر کیا گیا ہے (محمود احمد غازی)۔

رسائل و مسائل کامل (فارسی)، سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ۔ ترجمہ: سید احمد مودودی چشتی۔ ناشر: دارالعروبہ دعوۃ الاسلامیہ، منصورہ، لاہور۔ صفحات: ۱۴۸۶۔ قیمت: درج نہیں۔

مولانا مودودیؒ کے تصنیفی سرمائے میں رسائل و مسائل (کے چار حصوں) کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ غالباً تفہیم القرآن کے بعد، ایسا تنوع اور جامعیت، ان کی کسی اور تالیف میں نہیں ہے۔ اسی وجہ سے رسائل مذکور، قارئین کے مختلف حلقوں میں آج بھی دلچسپی سے پڑھے جاتے ہیں اور ان کی بہ کثرت اشاعت ان کی مقبولیت کی دلیل ہے۔

فارسی میں مولانا کی بہت سی کتابوں کا ترجمہ ہو چکا ہے (تفہیم القرآن، خطبات، تجدید و احیائے دین، مسئلہ جبر و قدر، مسئلہ ملکیت زمین، اسلامی عبادات پر تحقیقی نظر، تفہیمات، الجہاد فی الاسلام وغیرہ) مگر تعجب ہے کہ اب تک فارسی میں رسائل و مسائل ایسی دلچسپ اور اہم کتاب کا ترجمہ نہیں ہوا تھا۔ حال ہی میں جناب فیض الرحمٰن ہمدانی صاحب کی مساعی و اہتمام سے پانچوں حصوں کا فارسی ترجمہ بڑی تقطیع کے تقریباً ڈیڑھ ہزار صفحات پر مشتمل، ایک ضخیم کتاب کی صورت میں منظرعام پر آیا ہے۔

"رسائل و مسائل" ترجمان القرآن کا ایک مستقل عنوان تھا (اور آج بھی بدستور یہ عنوان برقرار ہے) اس کے تحت مولانا مودودیؒ نے تقریباً نصف صدی تک قرآن، حدیث، فقہ، معاشیات، سیاسیات، جماعت اسلامی سے متعلق بیسیوں، بلکہ سیکڑوں موضوعات پر طرح طرح کے جواب دیے (ختم نبوت، مسئلہ مہدی، حدود شرعی، فتنہ تصویر، پردہ اور پسند کی شادی، ڈاڑھی، غلاف کعبہ کی نمایش، سود، اسلام میں قطع ید، رشوت دینے کی مجبوری، ڈراموں میں اداکاری، قطبین میں نماز، انعامی بانڈز وغیرہ وغیرہ)۔

سید مودودیؒ نے خداداد حکمت و بصیرت سے کام لیتے ہوئے، اظہار و بیان کے بہترین اسلوب میں شافی جواب دیے ہیں۔ وہ معروف معنوں میں ماہر معاشیات تھے، نہ فقیہ، نہ قانون دان اور نہ ماہر عمرانیات،